التفصیل الجلیل
فی
ابطال التاویل العلیل

المبسوط المغبوط
فی
جواب المخطوط المربوط

# مروجہ فقہ کی حقیقت

تالیف

ابو محمد بدیع الدین

مترجم

الشیخ محمد ابراہیم طارق حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ مطبوعات 5

# مروجہ فقہ کی حقیقت

تالیف

شیخ العرب والعجم سید علامہ ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم طارق حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی و استاذ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ

تصحیح و نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ پروفیسر محمد یعقوب طاہر حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی و استاذ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ

تصحیح و نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ ابو عبد المجید محمد حسین بلتستانی حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی و استاذ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ

الدار الراشدیہ
پبلیشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹر
نزد جامع مسجد اہلحدیث الراشدی، گلی نمبر ۱، موسیٰ لین، لیاری، کراچی۔ Tel: 7542251

# مقدمہ

دینِ اسلام تمام ادیان سے بہتر اور فطری دین ہے جو کہ پوری انسانیت کیلئے منبع اتحاد اور ذریعہ رُشد و ہدایت ہے' اس کے اصول سنہری اور لازوال ہیں مگر اس کے باوجود اس کے ماننے والوں میں سابقہ امتوں کی طرح تنازع اور اختلاف کا پیدا ہونا ایک بدیہی امر ہے اور اس کا حل بھی وہی ہے جو سابقہ امتوں کے ضمن میں بیان ہوا کہ:۔

**وما انزلنا علیک الکتاب الالتبین لھم الذی اختلفوا فیه.** (النحل: ۶۴)

اور ہم نے آپ پر کتاب اس لئے نازل کی ہے کہ آپ ان کیلئے واضح کریں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔

پھر اہلِ ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

**فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر.** (النساء: ۵۹)

اگر کسی چیز میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔

مذکورہ آیت میں اختلاف کو نمٹانے کیلئے قرآن وحدیث کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسے ایمان کے ساتھ مقید اور مشروط کر دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں کسی اور کی طرف اختلاف کو لوٹانے کا حکم نہیں دیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے سابقہ امتوں کے اختلاف وافتراق' تقسیم وانتشار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے امتِ محمدیہ کے بارے میں بھی ایک پیش گوئی میں واضح کر دیا تھا کہ تم میں بھی اختلاف ہوں گے

جیسا کہ جامع ترمذی کی روایت ہے کہ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ (جامع ترمذی رقم الحدیث: ۲۶۴۰)

اس حدیث میں وارد پیش گوئی بڑی تیزی کے ساتھ سامنے آئی۔ کچھ لوگوں نے ازراہِ فساد اور انتقام اسلام کا لبادہ اوڑھا اور نو وارد مسلمانوں میں مختلف طریقوں سے اثر و رسوخ قائم کر کے بدعات کے جال بچھانے شروع کر دیئے مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگی میں ان کے اس مقصد کو پورا نہ ہونے دیا اور ان کی بدعات کے سامنے کتاب و سنت کا بند باندھے رکھا لیکن جیسے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک دور کا اختتام ہوا تو بدعتی گروہ نے از سر نو پر پُرزے نکالنا شروع کر دیئے۔

موضوع روایات کا پھیلاؤ' فلسفہ یونان کا احیاء' آل بیت سے جھوٹی محبت کا راگ' تقلیدِ شخصی اور آراء و قیاس کا آزادانہ استعمال اُس دور کی چیدہ چیدہ بدعات تھیں۔

تقلیدِ شخصی اور شخصی نسبتوں کے تعلق سے دین میں ایسا اختلاف پیدا ہوا کہ جس نے اصل حقیقت کو ہی دبا دیا' کتاب و سنت کے بجائے شخصی آراء کو دین سمجھا گیا اور شخصی نسبتوں پر فخر ہونے لگا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کسی شخص کی تقلید کا حکم نہیں دیا بلکہ ہمیں تو قرآن و حدیث کی اتباع کا مکلف بنایا ہے۔

مگر جب ہم نے قرآن و حدیث کو چھوڑا تو نتیجہ وہی نکلا جو سابقہ امتوں کا تھا کہ اختلاف و انتشار کے سیاہ بادل چھا گئے' اسلام جو کہ اتحاد و اتفاق کا داعی تھا اسے شخصی نسبتوں نے پارہ پارہ کر دیا۔ اس امت نے حق کے دامن کو تھامنے کے بجائے شخصی دامن کو تھا لیا اور پھر جب جمود و تعصب نے غلبہ پایا تو یہی شخصی نسبتوں والے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے' ملتِ واحدۃ کا شیرازہ بکھر گیا۔

ہمارا دشمن پر جو رعب و دبدبہ تھا وہ بتدریج رخصت ہو گیا۔ یہ سب کچھ قرآن و حدیث کو فراموش کر کے آراء الرجال کو شریعت کا درجہ دینے کی وجہ سے ہوا۔